بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

لِیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی

النّور

جلد ۱
نمبر ۱۵
اکتوبر ۱۹۷۹

مرتبہ عطاء اللہ کلیم

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع منظر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲۱ ستمبر۔ آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے اہل ربوہ کو خصوصاً اور دنیا بھر کے احمدی مسلمانوں کو عموماً ان کی اُن ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو جلسہ سالانہ کی آمد آمد کے سلسلہ میں ان پر عائد ہوتی ہیں۔ حضور نے دنیا بھر میں

احمدیوں کو ہدایت فرمائی کہ ہر ملک میں سے احمدیوں کے نمائندے جلسہ سالانہ پر پہنچنا چاہئیں۔ اس ضمن میں حضور نے مزید فرمایا کہ اس سلسلے میں باقاعدہ منصوبہ بندی کی جائے تاکہ ان احباب کو یہاں آکر کوئی تکلیف نہ ہو اور وہ جلسہ کی عظیم الشان برکات سے پورے طور پر مستفیض ہو سکیں۔ پاکستان میں بسنے والے احمدیوں کے متعلق حضور نے فرمایا کہ وہ اپنی روایات اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں آنے کی کوشش کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے اس سلسلے میں اہل ربوہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ ایک طوعی اور نفلی اجتماع ہے اس لئے ابھی سے جلسہ سالانہ پر آنیوالے مہمانوں کیلئے دعائیں شروع کر دیں۔ حضور نے فرمایا کہ اہل ربوہ جلسہ کا انتظام چلانے کیلئے اتنے رضا کار دیں کہ کام کرنے والوں کی کوئی کمی نہ رہے۔ اس کے علاوہ جلسہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے مکانات فراہم کرنے کی طرف بھی حضور نے خصوصی توجہ دلائی حضور نے مزید فرمایا کہ اس کے علاوہ ربوہ کی صفائی کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے آپ نے فرمایا کہ ربوہ کو ایک خوبصورت دلہن کی طرح صاف ستھرا اور خوبصورت بنا دیں۔ اس کے لئے کسی سنگھار کی ضرورت نہیں البتہ صفائی ستھرائی اور نظافت کا اہتمام ضروری ہے۔

فساد کی بنیاد بدظنّی اور شکوک ہوتے ہیں

ارشادِ باری تعالیٰ

(۱) وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا وَادْعُوْہُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝
(الاعراف : ۵۷)

ترجمہ :۔ اور زمین میں اسکی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو اور اس (خدا) کو خوف اور طمع کے ساتھ پکارو۔ اللہ کی رحمت یقیناً محسنوں کے قریب ہے۔

(۲) کُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَھَا اللّٰہُ ۙ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ (المائدہ : ۶۵)

ترجمہ :۔ جب کبھی بھی انہوں نے لڑائی کے لیے کسی قسم کی آگ بھڑکائی ہے تو اللہ نے اُسے بجھا دیا ہے اور وہ ملک میں فساد (کے لئے دوڑتے) پھرتے ہیں اور اللہ مفسدوں کو پسند نہیں کرتا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَعَنْہُ (اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَ یُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْھَرُ الْفِتَنُ وَیُلْقَی الشُّحُّ وَیَکْثُرُ الْھَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْھَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ (متفق علیہ)
(بخاری و مسلم کتاب الفتن)

ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ آپس میں قریب ہوگا اور علم اُٹھا لیا جائے گا اور فتنے پیدا ہونگے اور بخل ڈال دیا جائے گا اور ہرج بہت ہوگا۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہرج کیا ہے؟ فرمایا ہرج سے مراد قتل ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"فساد اس سے شروع ہوتا ہے کہ انسان ظنونِ فاسدہ اور شکوک سے کام لینا شروع کرے۔ اگر نیک ظن کرے تو پھر کچھ دینے کی توفیق بھی مل جاتی ہے جب پہلی ہی منزل پر خطا کی تو پھر منزلِ مقصود پر پہنچنا مشکل ہے۔ بدظنی بہت بُری چیز ہے۔ انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے اور پھر بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بدظنی شروع کر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے یسا احباب جماعت کی ایک اجتماعی ملاقات

اشاعت و غلبۂ اسلام کی عالمگیر مہم میں بعض نئی کامیابیوں کا ایمان افروز تذکرہ

حضور کے ارشادات عالیہ کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ جماعت پر اتنا فضل کرتا ہے ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی حمد کرنی چاہیئے۔ دو چار خوشخبریاں ہیں وہ میں جماعت کو سُنا دیتا ہوں۔ ہماری صد سالہ احمدیہ جوبلی سکیم کے تحت بیرونی ملکوں میں بعض نئے مشن کھولنے کا پروگرام تھا۔ یورپ کے کئی ملکوں میں ہمارے مشن نہیں ہیں۔ نماز پڑھنے کے لئے بھی کوئی جگہ نہیں۔ احمدی گھروں میں ہی نماز پڑھتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایک مکان یا ایک کمرہ ہی ایسا ہو جہاں پر احباب جماعت اکٹھے ہو سکیں۔

یورپ میں تین ملک ہیں جو کہ اکٹھے سیکنڈے نیوین ممالک کہلاتے ہیں۔ یہ ممالک ڈنمارک، سویڈن اور ناروے ہیں۔ ڈنمارک میں مشن قائم ہے۔ ایک بڑی خوبصورت مسجد بنی ہوئی ہے۔ وہاں بڑا کام ہو رہا ہے۔ پڑھے لکھے بہت سارے لوگ عیسائیت کو چھوڑ کر مسلمان ہوئے ہیں۔ بڑے فعال لوگ ہیں۔ وہاں میٹنگیں ہوتی ہیں۔ ملاقاتیں وغیرہ ہو رہی ہیں۔ بڑا کام ہو رہا ہے۔ ڈنمارک کی مسجد اتنی خوبصورت ہے کہ جو سیاح وہاں کوپن ہیگن کا شہر دیکھنے آتے ہیں وہاں کا محکمہ سیاحت اس شہر کے خاص خاص دیکھنے والے مقامات کی جو فہرست سیاحوں کو مہیا کرتا ہے اس میں ہماری مسجد بھی شامل ہے۔

اِس کے ساتھ ہے سویڈن۔ اس کے ساحلِ سمندر پر گوٹن برگ ایک شہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام کیا کہ ۱۹۷۵ء میں ڈیڑھ پونے دو ایکڑ زمین ایک پہاڑی کی چوٹی پر ہمیں مل گئی۔ پتہ نہیں یہ جگہ کیوں خالی پڑی تھی۔ اس میں میدان کوئی نہیں تھا بڑی بڑی چٹانیں تھیں۔ اللہ نے ہمارے لئے رکھی ہوئی تھی۔ وہاں بالکل چوٹی پر ۱۹۷۵ء میں مَیں نے مسجد کی بنیاد رکھی تھی ان دنوں بڑا سخت بیمار پڑا تھا۔ مجھے گردے میں سخت تکلیف ہو گئی تھی اس کے علاج کے لئے مَیں گیا تھا۔ ۱۹۷۶ء میں مَیں نے اس مسجد کا افتتاح کیا۔ اس مسجد سے سارا شہر نظر آتا ہے۔ بڑا خوبصورت شہر ہے، اس کا نظارہ ہو جاتا ہے۔

ناروے میں کافی جماعت بن چکی ہے۔ باہر سے کافی لوگ وہاں گئے ہیں۔ یہاں پر کافی عرصہ سے کوشش کر رہے تھے کہ اچھی جگہ مل جائے مگر زمین بڑی مہنگی مل رہی تھی۔ اس وقت اتنے پیسے بھی نہیں تھے۔ یہ یورپ کے چھوٹے چھوٹے ملک ہیں مگر ان میں بھی جرمنی اور فرانس کی طرح مہنگائی بہت ہو گئی ہے۔ یہ ممالک آپس میں لڑتے بھی نہیں مگر پھر بھی مہنگائی بہت ہے۔ اب وہاں سے خط آیا ہے کہ پندرہ لاکھ کرونا میں، میرے خیال میں دو روپے سے کچھ زائد کا ہے ایک کرونا یعنی قریباً تیس پینتیس لاکھ روپے میں ایک مکان مل رہا ہے۔ چار کنال زمین میں دو کنال جگہ خالی ہے جس پر بعد میں مسجد بنائی جا سکتی ہے۔ دو کنال میں بڑے بڑے کمرے ہیں جنہیں مسجد اور لائبریری کے طور پر استعمال کرنے کے بعد دو خاندان علیحدہ علیحدہ رہ سکتے ہیں۔ پہلے طبیعت اس کی خرید کی طرف مائل نہیں تھی اب فیصلہ کیا ہے کہ اس جگہ کو خرید لیا جائے مگر اس میں آپ لوگوں نے یعنی ہماری پاکستان کی جماعتوں نے ایک دھیلہ نہیں دینا۔ معاشی حالات کی وجہ سے ویسے ہی روکیں ہیں اور پابندیاں لگا رکھی ہیں حکومت نے کہ کوئی پیسہ باہر نہ جائے۔ جا ہی نہیں سکتا۔ اس میں مالی لحاظ سے آپ کا کوئی حصہ نہیں ہو گا مگر آپکی دعاؤں کا حصہ اسی نسبت سے زیادہ ہونا چاہیئے۔

کل ایک گھنٹہ لگا کر مَیں نے یورپ اور دیگر جماعتوں کے صد سالہ جوبلی کے چندہ کا حساب لگایا تو مجھے پتہ چلا کہ ایک ایک ملک میں اتنی رقم جمع ہو چکی ہے کہ وہ اکیلا بھی تیس لاکھ روپیہ دے سکتا ہے مگر اتنا بوجھ اس پر نہیں ڈالتا اس لئے طے یہ کیا ہے کہ تین ممالک پر زیادہ بوجھ اور باقی تین ممالک پر نسبتاً کم بوجھ ڈال کر اس جگہ کو خرید لیا جائیگا انشاء اللہ۔ خدا کرے کہ اس وقت تک یہ بک نہ چکی ہو کیونکہ کچھ عرصہ گزر گیا ہے اطلاع ملنے پر۔ یہ اتنا بڑا فضل ہے خدا تعالیٰ کا کہ جس نے اِس طرح انتظام کیا ہے۔ ایک وقت میں جماعت کی یہ حالت تھی کہ ہالینڈ میں مسجد بنانی تھی۔ جماعت غریب تھی اس کے باوجود اس کے مرد قربانیاں دے رہے تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ان کی قربانیاں دیکھ کر سوچا کہ مردوں سے اپیل نہ کریں چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ نے عورتوں سے اپیل کی کہ ہالینڈ میں مسجد بنانی ہے چندہ دو۔ تو ہماری نوبیاہتا نوجوان بچیوں نے اپنے زیور لاکر پیش کر دیئے اور برِ صغیر کی ساری احمدی عورتوں نے زیور بیچ کر ہالینڈ کی مسجد بنا دی۔ بہت خوبصورت مسجد ہے۔ اس وقت سونے کی قیمت بھی کم تھی مگر مزدوری کا اور دیگر اخراجات بھی کم تھے۔ غالباً کل چار یا پانچ لاکھ روپیہ خرچ آیا ہو گا۔ مگر اب یورپ میں بھی مہنگائی بڑھ گئی ہے لیکن جتنی مہنگائی دُنیا میں بڑھی ہے اس سے زیادہ فضل خدا کا اس جماعت پر ہوا ہے۔ اُس وقت جماعت کو چار لاکھ روپیہ دینا بھی مشکل تھا اِس لئے عورتوں سے اپیل کی گئی مگر آج آپ کے پاس اتنی رقم جمع ہے کہ آپ کو ایک دھیلا بھی نہیں دینا پڑے گا اور ہم نے یورپ کو کہہ دیا ہے کہ اپنا بوجھ آپ اُٹھاؤ کیونکہ اس وقت نہ مرد اور نہ ہی عورت روپیہ بھیج سکتی ہے۔ قانون کی پابندی ہے مگر قانون کی پابندی تو زمین پر ختم ہو جاتی ہے آپ نے تو آسمان پر چھلانگ لگانی ہے دعائیں کرنی ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے (ان المساجد للّٰہ) اس گھر میں برکت ڈالے اور اس کا اور محمدؐ کا نام پھیلانے میں یہ مساجد اور مشن ہاؤسز حصہ لیں اور اسلام پھیلائیں۔

پس خوشخبری یہ ہے کہ ناروے میں خدا نے ہماری جماعت کو جو کہ ایک غریب جماعت ہے باوجود اقتصادی بحرانوں کے جو کہ ساری دُنیا میں ہیں یہ جگہ خریدنے کی توفیق دے دی ہے۔ ہم کسی اور وجہ سے انکار کر دیں تو اور بات ہے، اس وجہ سے انکار نہیں کریں گے کہ پیسے نہیں ہیں اللہ کا فضل ہے۔

باقی جو ملک رہ گئے ہیں فرانس، بیلجیئم، سپین اور اٹلی ہیں۔ ہم سارے یورپ کے ممالک میں مساجد بنانا چاہتے ہیں۔ جو کام شروع کرو، حرکت میں برکت ہوتی ہے، خدا خود برکت دیتا ہے۔ فرانس اور بیلجیئم میں ایک سال میں مشن قائم ہو جائے گا انشاء اللہ۔ سپین سے وہاں کہتے تھے کہ مشن قائم ہو ہی نہیں سکتا۔ مَیں نے دو سال پہلے کہا کہ یہ یورپ کا بہت امیر علاقہ ہے ایک جگہ کارخانے لگ گئے تو وہ جگہ مہنگی ہو گئی مگر جب دوسری جگہ کی آبادی وہاں سے اُٹھ کر کارخانوں والی جگہ پر آ گئی وہاں قیمتیں کم ہو گئیں۔ مانگ کم ہو گئی تو قیمت کم ہو گئی۔ یہ اقتصادیات کا اصول ہے۔ مَیں نے کہا مبلغوں سے کہ تم میڈرڈ وغیرہ کے پیچھے پڑے ہوئے ہو وہاں سستی زمین ملنا ممکن نہیں۔ چنانچہ ہمارے ایک مبلغ نے جسے میڈرڈ سے اتنی محبت نہیں قرطبہ کے قریب ایک قطعہ زمین ڈھونڈا ہے سات ہزار پاؤنڈ میں۔ پہلے کہتے تھے

کہ ستر، اسی ہزار پاؤنڈ سے کم جگہ نہیں مل سکتی۔ یہ جگہ قرطبہ سے تیس پینتیس میل دور ہے۔

فرانس سے کئی رپورٹیں آرہی ہیں کہ کام شروع ہو گیا ہے۔ اب یہ فیصلہ کرنا ہے کہ کونسا شہر مناسب ہے کہ وہاں باقاعدہ مشن قائم کیا جائے۔ وہاں بھی انشاء اللہ جلدی مشن بن جائے گا۔ فرانسیسی بولنے والے مبلغ تیار ہو رہے ہیں۔ ہم مبلغین کو مختلف زبانیں سکھا رہے ہیں۔ ناروے، ڈنمارک اور سویڈن میں مبلغ وہاں کی زبان بولتے ہیں۔ یوگوسلاوین زبان سیکھنے کے لئے ہم نے ایک نوجوان مبلغ کو جامعہ کا امتحان پاس کرتے ہی یوگوسلاویہ بھیج دیا۔ خدا کے فضل کا ہم شکر نہیں ادا کر سکتے کہ ہم نے ایک بچہ بھیجا۔ یوگوسلاویہ کمیونسٹ ملک ہے۔ بہت سی پابندیاں ہیں۔ اس نے البانوی زبان کا امتحان بی۔اے کی سطح پر دیا ہے اب ایم۔اے کر رہا ہے۔

سوئٹزرلینڈ میں البانوی بولنے والے بہت سے لوگ بستے ہیں جو کارخانوں میں اور دیگر جگہوں پر کام کرتے ہیں۔ ہمارے سوئٹزرلینڈ مشن نے ایک دعوت کا اہتمام کیا جس میں پندرہ بیس البانوی زبان بولنے والے افراد کو بلا لیا۔ ہمارے اس مبلغ نے جو البانوی زبان میں ایم۔اے کر رہا ہے ان سے ان کی زبان میں گفتگو شروع کی۔ دو تین گھنٹے یہ گفتگو جاری رہی۔ اس کے بعد ان میں سے ایک شخص نے جو کہ البانوی زبان کا چوٹی کا ماہر تھا ہمارے سوئٹزرلینڈ کے مبلغ کو بتایا کہ میں نے اپنی ساری عمر میں آج تک کسی غیر البانوی کو اتنی اچھی البانوی زبان بولتے نہیں دیکھا۔ یہ خدا کا فضل ہے۔ یوگوسلاویہ میں دو زبانیں بولی جاتی ہیں مسلمانوں میں البانوی زبان بولی جاتی ہے اور دوسرے حصے میں ایک اور زبان ہے۔ کہا گیا اس مبلغ کو وہ زبان بھی سکھاؤ میں نے کہا نہیں۔ اگلے سال ایک اور شخص کو بھیجیں گے۔

بیلجیئم میں فرنچ بولنے والے رہتے ہیں۔ جب وہاں مشن کھولیں گے تو وہاں کی زبان بولنے والے وہاں ہوں گے۔ بیلجیئم میں ایک احمدی نے ایک کیتھولک لڑکی سے شادی کر لی ہے جس لڑکی سے شادی کی ہے وہ اپنے باپ کی اکیلی اولاد ہے۔ اس کا نہ کوئی اور لڑکا ہے نہ لڑکی۔ باپ بہت بڑا زمیندار ہے۔ اس لڑکی کے ابھی تک اولاد نہیں ہوئی پانچ سال ہو گئے ہیں شادی کو۔ لڑکی کا باپ بھی فکر میں ہے کہ اگر لڑکی کے اولاد نہ ہوئی تو ساری جائیداد اس خاندان کے ہاتھ سے نکل جائے گی۔ اس کیتھولک لڑکی نے اپنے خاوند کے خط کے ساتھ مجھے خط لکھا ہے دعا کے لئے۔ میرے ذہن میں آیا ہے (ذکر تو [illegible] تو لکھا ہے۔ اس کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں) اسے یہ کہوں کہ اگر تم ایک دو چار کنال زمین اسلام کی اشاعت کے لئے دے دو تو خدا سے امید ہے کہ وہ میری دعاؤں کو قبول کرے گا۔ اگر ایسا ہوا تو وہاں مشن قائم کر دیا جائیگا انشاء اللہ۔

اٹلی میں بھی میں نے کوشش کی تھی اور کہا تھا کہ میں نے روم میں مسجد نہیں بنانی۔ روم میں وہ لوگ مسجد بنائیں گے جن کے پاس پیسہ ہے اور جو کہیں گے کہ ہم دس کروڑ روپے کی لاگت سے اتنی بڑی مسجد بنائیں گے جس کے اتنے ستون اتنی محرابیں ہوں گی اور اتنی خوبصورت مسجد ہوگی۔ مجھے یہ نہیں چاہیئے۔ جو اٹلی کا شمال مغربی حصہ ہے اس میں فائدہ یہ ہے کہ وہ یوگوسلاویہ کے ساتھ ملتا ہے۔ اس کے ساتھ ہنگری اور آسٹریا ہیں۔ میں نے کہا کہ اس جگہ ایک گاؤں میں زمین لے لیں وہاں ہمارا ایک مرکز بن جائے گا۔ وہاں سے ایک مبلغ صبح کو یوگوسلاویہ جا کر شام کو واپس آسکے گا، اتنا قریب ہے۔

ہمارے سامنے تو مسجد نبویؐ کی مثال ہے کہ جس کی چھت کھجور کے تنوں اور پتوں سے ڈالی گئی تھی اور صحابہؓ کا کہنا ہے کہ جب بارش ہوتی اور ہم سجدہ کرتے تو ناک اور ماتھے پر کیچڑ لگ جاتی تھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وقت خدا پر توکل کرتے ہوئے مدینہ میں ایک مسجد بنا دی تھی اور اس مسجد میں کئی مہینے تک دو صفیں بھی پوری نہیں ہوتی تھیں۔ اس وقت اس کا احاطہ بڑا تھا مگر وہ مسجد بھی چھوٹی ہوتی گئی۔ جب ہم نے مسجد اقصیٰ بنائی تھی تو لوگوں نے کہا کہ بہت بڑی بن گئی ہے اب اس میں سے بھی نمازی باہر نکل جاتے ہیں۔ جب بھی احمدی خدا کے حضور عاجزانہ جھک کر دعائیں مانگے گا اس کیلئے خدا کی رحمت سے سامان مہیا ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

جماعت کی مساعی سے یورپ میں بڑا انقلاب پیدا ہوا ہے۔ کسی وقت پادریوں نے سارے یورپ میں یہ کیا ہوا تھا کہ (نعوذ باللہ) اسلام تلوار کے زور سے پھیلا اس کا مطلب یہ تھا کہ اسلام کے پاس دلائل نہیں، اسلام احسان کی طاقت نہیں رکھتا، اس کی تعلیم میں حسن اور جذب نہیں، نور نہیں جو سینوں کو منور کر سکے، صرف تلوار ہے۔ ایک وقت میں تلوار تھی جس سے اسی کی اشاعت ہوئی وغیرہ وغیرہ۔ اپنی خلافت کے زمانہ میں جب میں پہلی دفعہ یورپ کے دورے پر گیا تو مجھ سے دو دفعہ یہ سوال پوچھا گیا کہ آپ ہمارے ملک میں کیسے اسلام پھیلائیں گے۔ اس صحافی کے پوچھنے کا مطلب یہ تھا کہ اسلام تو تلوار کے زور سے پھیلا ہے تلوار ہم نے چھین لی اب بتائیں کہ اسلام کس طرح پھیلائیں گے؟ میں نے کہا کہ ہم پیار سے آپ کا دل جیتیں گے جس طرح بجلی کا کرنٹ لگتا ہے اس طرح وہ صحافی چونکے یہ بات سنکر۔ اس پر میں نے بتایا کہ یہ ہے اسلام کی تعلیم۔ اسلام کو تو سمجھتے نہیں اور اعتراض کر دیتے ہو۔ ایک وہ زمانہ تھا جبکہ ۱۹۲۴ء میں لندن میں مسجد بنی کہ پورے یورپ میں اسلام کے خلاف تعصب پھیلا ہوا تھا اب آہستہ آہستہ یہ زمانہ آگیا ہے کہ بڑے محقق جو ہیں ان کی اکثریت عزت سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لیتی ہے پہلے تو وہ اتنا گند بکتے تھے جس کی کوئی حد نہیں۔ آکسفورڈ میں جب میں پڑھتا تھا تو میں نے ایک انگریز دوست سے اسلام پر بات شروع کی اور میرا خیال تھا کہ دو چار دفعہ اس سے اور بات کی تو اس پر اچھا اثر ہو جائے گا۔ اس کے بعد اس کو کسی نے بتایا کہ پادری مارگولیتھ کا لٹریچر پڑھو یہ بڑا گندہ لٹریچر ہے اور اس میں بھدی گالیاں بھری ہوئی ہیں۔ چنانچہ پانچ چھ دن مجھے وہ لڑکا نہ ملا۔ پھر ایک دن نظر آیا تو میں اس کے پاس گیا مگر اس نے سیدھے منہ بات ہی نہ کی۔ میں نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ اس نے مارگولیتھ کی کتاب پڑھی ہے جو کہ سراسر جھوٹ کا پلندہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ایسا ہے کہ عقلاً اور منطقی طور پر اس مقام پر پہنچنے والے کسی شخص کو گالی دی ہی نہیں جا سکتی۔ دنیا سے اتنا پیار کرنے والا، دنیا کی ہر قسم کی خیر خواہی کا سامان قرآن کریم کی شکل میں لانے والا، دنیا کے ہر شخص کی فلاح و بہبود کے سامان کرنے والا۔ چاہے کوئی شخص اسلام لائے یا نہ لائے یہ الگ بات ہے۔ مگر ایسے آدمی کو گالیاں دی گئیں۔ اب وہ زمانہ نہیں۔ اب ان کو صحیح اسلام کا پتہ لگ گیا ہے۔ اب یہ پلٹا کھایا ہے حالات نے۔ صحافی بڑے تیز ہوتے ہیں لیکن میں نے اپنی پریس کانفرنسوں کے بعد صحافیوں کو آنسوؤں سے روتے دیکھا ہے۔ ایک صحافی عورت نے کہا کہ اسلام کی اتنی حسین تعلیم ہے مگر آپ اتنی دیر کے بعد کیوں آئے ہیں۔ یہ تعلیم ہم کو پہلے کیوں نہیں بتائی۔

حضور نے آخر میں فرمایا:۔ آج جو میں نے خوشخبریاں آپ کو بتائی ہیں یہ اسی سال کے اندر اندر ملی ہیں۔ خدا مبارک کرے۔ اب میں تھک گیا ہوں مجھے اجازت دیں۔

مومن کی ایک خصوصیت !

وہ بے دریغ اپنے اموال خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے

رزق خدا کی دین ہے اس لیئے ایک مومن خدا تعالیٰ پر توکل کرکے بے دریغ اپنے اموال خدا کی راہ میں خرچ کرتا چلا جاتا ہے کیونکہ اس کا دل اس یقین سے لبریز ہوتا ہے کہ:۔ "اصل رازق خدا ہے۔ وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا۔ وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے پر توکل کرنے والے شخص کے لئے رزق پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکل کرے میں اس کے لئے آسمان سے رزق برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں پس چاہیئے کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔"

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ بدر ۱۹ر ستمبر ۱۹۰۷ء)

حضور علیہ السلام کے ارشاد کی تعمیل میں خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کا بقایا ازراہِ کرم فوری طور پر ادا فرما دیجئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

آنحضرتؐ کی ہدایت کے بموجب ہر احمدی رنگ و نسل کے امتیاز کے بغیر ہمارا بھائی ہے

قرآن کریم کے مقدس پیغام کو امریکن قوم تک پہنچانے کے لئے قربانیوں کے لئے تیار رہیں

جماعت احمدیہ امریکہ کے ۳۲ ویں جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ احباب جماعت فتح اسلام کی آنے والی صدی کی تیاری کریں اور اس کے استقبال کے لئے ضروری ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پیغام پر کماحقہ عمل کریں کہ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور یہ یاد رکھیں کہ جو بھی جماعت احمدیہ میں شامل ہے وہ اپنے رنگ و نسل کے امتیاز کے بغیر ہمارا بھائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے یہ ارشاد اس پیغام میں فرمایا جو کہ جماعت احمدیہ امریکہ کے ۳۲ ویں سالانہ جلسہ کے موقع پر احباب امریکہ کی درخواست پر ارسال کیا گیا تھا۔ یہ جلسہ ۲ ستمبر ۱۹۷۹ء کو اختتام پذیر ہوا۔

پیغام کا اصل متن انگریزی میں ہے۔ وکالت تبشیر کے توسط سے اس کا اردو ترجمہ کا مکمل متن ہدیہ قارئین ہے حضور نے فرمایا:۔

"جماعتہائے احمدیہ امریکہ کے سالانہ جلسہ کے موقع پر میں آپ سب کی توجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خطبہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا۔ اس وقت آپ ایک ناقہ پر سوار تھے۔ عرفات میں جمع تمام مسلمانوں کو خطاب کرتے ہوئے آپ نے انہیں انسانیت کے احترام اور وقار کا منشور عطا فرمایا۔ آپ نے اعلان کیا:۔

"اے لوگو! اس بات کو سنو اور یاد رکھو جو میں تمہیں کہہ رہا ہوں۔ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تم سب آپس میں برابر ہو۔ سب شعوب و قبائل کے لوگ خواہ وہ کسی بھی حیثیت کے ہوں آپس میں برابر ہیں"

پھر آنحضرتؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے کے ساتھ ملا کر فرمایا:۔

"جیسے ان دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں برابر ہیں ویسے ہی تمام انسان بھی آپس میں برابر ہیں۔ ایک کو دوسرے پر کوئی تفوق نہیں اور تم سب آپس میں بھائی بھائی ہو"

آپ سب جانتے ہیں کہ آج سے نوّے برس قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جماعت کی بنیاد رکھی اور میں آپ کو بار ہا یہ بتا چکا ہوں کہ آنے والی صدی فتح اسلام کی صدی ہے اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی پوری ہوگی کہ "قومیں اس چشمہ سے سیراب ہوں گی" اور تمام نسلوں اور قوموں اور ملکوں کے لوگ خدائے ذوالجلال کی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھیں گے اور خدا کا وہ پیغام جو اس کے رسول مقبول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے قبول کر لیں گے اور یہ وہ وقت ہوگا کہ ساری دنیا کے احمدیوں سے امید کی جائے گی کہ وہ آنحضرتؐ کے اس ارشاد پر عمل پیرا ہوں۔

میں نے بار بار آپ کو متوجہ کیا ہے کہ آپ فتح اسلام کی آنے والی صدی کی تیاری کریں اور اس کے استقبال کے لئے ضروری ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس آخری پیغام پر عمل پیرا ہوں اور یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ جو بھی اس جماعت میں شامل ہے وہ اپنے رنگ اور نسل کے باوصف ہمارا بھائی ہے۔

اس لئے آپ کھلے دل سے اپنی قدیم رقابتیں فراموش کر دیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس اخوت اور بھائی چارہ کی سکینت بخش مرہم سے پرانے زخموں کو مندمل ہونے دیں۔

ایک اور بات جس کی طرف میں آپ کو متوجہ کرتا ہوں وہ اشاعت قرآن کی مہم ہے۔ آپ کو اس امر کا بخوبی علم ہے کہ امریکہ کی جماعتوں نے قرآن کریم کو وسیع پیمانہ پر شائع کرنے کی اہم ذمہ داری قبول کی ہے۔ آج میں آپ سب کی توجہ اس منصوبہ کی اہمیت کی جانب مبذول کراتا ہوں اور آپ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ پورے عزم کے ساتھ اس میں شامل ہوں اور اس مقدس کتاب کے مقدس پیغام کو امریکن قوم تک پہنچانے کی مقدور بھر کوشش کریں۔ خود بھی مطالعہ کریں، اس پر تدبر کریں اور اس کی تعلیمات پر عمل کر کے مثالی مسلمان بن کر دکھائیں۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق بخشے اور سچا اور کھرا مسلمان بننے کی جرأت عطا فرمائے۔ آمین۔

میں آپ سب امریکن بھائیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتا ہوں اور آپ سے توقع رکھتا ہوں کہ آپ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کر رہے ہوں گے۔ اور آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس بات کو اپنی دعاؤں میں ہرگز نہ بھولیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خدمت اسلام کی توفیق بخشے اور اس کے مواقع بھی عطا فرمائے۔

اب آپ اس راہ میں قربانیاں پیش کرنے کے لئے تیار رہیں اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو، آپ کا نگہبان ہو اور آپ پر اپنا رحم و کرم نازل فرمائے۔"

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

بنی نوع انسان کے لئے آسمانی انتباہ

"وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نمونہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا"

(حقیقۃ الوحی ص ۲۵۶-۲۵۷ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

حفظ قرآن سے متعلق ایک روایت

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمایا:۔

"ایک شخص یہاں آیا جو میری محبت سے معمور نظر آتا تھا۔ میں نے اسے پوچھا تو اس نے کہا آپ نے ایک دفعہ درس میں فرمایا تھا اگر کوئی شخص قُلْ هُوَ اللّٰهُ جتنا قرآن ہر روز یاد کرے تو ۷ سال میں حافظ ہو جاتا ہے میں نے اس پر عمل شروع کیا۔ اب ستائیسواں پارہ حفظ کرتا ہوں۔"

(بدر ۲۷ جنوری ۱۹۱۰ء صفحہ ۱۔ مندرجہ الفضل ۲۵ اگست ۱۹۸۰ء)